بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ضلع ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | ہفتہ ۱۹ رجمادی الاول ۱۴۰۳ھ ۵ رامان ۱۳۶۲ ہش ۵ مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۳ رامان / مارچ - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت عام طور پر بہتر ہے لیکن ٹانگ درد کی تکلیف بدستور جاری ہے"

احباب کرام التزام سے دُعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت اور شعائر اللہ وجود کو جلد از جلد شفایابی عطا کرے اور آپ کا مقدس سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین ؛

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن کریم ایک روشن چراغ ہے جو سچائی کی راہیں دکھاتا ہے

راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے

" سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کیلئے کامل راہنما ہے قرآن کریم ہے - جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے - جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جسمیں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں - یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں - یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے - بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت ہے اور ایک قسم کا رشتہ ہے ان کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے - اور خدائے کریم نے ان کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں - اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سنکر پھر کسی دوسرے کی نہیں سنتے - اسکی ہر ایک صداقت کو خوشی سے اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں - اور آخر وہی ہے جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اور ہر ایک کو حسب استعداد معراج ترقی پر پہنچاتا ہے - راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے - اور جب کبھی کسی حالت جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کیساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے قرآن کریم ہی ہے " (ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۱ - ۲۸۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کیمطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھکر حصہ لیں - (مینیجر)

ریڈیو فجی سے تقریر و انٹرویوز

مکرم سجاد احمد صاحب خالد انچارج مبلغ فجی اطلاع دیتے ہیں کہ آٹھ جنوری کو ریڈیو فجی سے ان کی چھ منٹ کی تقریر نشر کی گئی جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے گذشتہ ماہ کے ارشادات، نصائح اور تقاریر جو الفضل میں شائع ہوئے - پیش کئے - اس طرح غیر از جماعت احباب تک سلسلہ کی تحریکات پہنچانے کا موقعہ میسر آیا -

ریڈیو پر صدر لجنہ اماء اللہ کے بھی دو انٹرویو نشر ہوئے جس میں احمدی خواتین کی دینی مصروفیات کا ذکر تھا -

مسابقت الی الخیرات

مکرم میر محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج چین مطلع کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دوست قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ہیں اور چندہ عام میں پہلے سے دوگنی ادائیگی کر رہے ہیں - ایک دوست نے اپنا چندہ پانچ گنا کر دیا ہے -

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور رزق میں مزید فراخی عطا فرمائے - آمین -

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

قابل تقلید ، ایمان افروز

چندے دوگنے ہو گئے ، غیر معمولی قربانی

① محترم حامد کریم صاحب امیر و مبلغ انچارج صاحب سویڈن نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر احباب نے والہانہ لبیک کہتے ہوئے اس جذبہ اور خلوص کا مظاہرہ کیا کہ نوے فیصد افراد نے چندے ادا کرنے شروع کر دیئے ہیں اور امسال دسمبر ۸۲ء تک چھ ماہ میں چندوں کی ادائیگی گذشتہ پورے سال کی ادائیگی کے برابر ہو گئی ہے - اس لحاظ سے جماعت نے اپنے قربانی کے معیار کو دوگنا کر دیا ہے - الحمد للہ علی ذالک -

② گذشتہ دورہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے سویڈن کی جماعت کو مسجد کے ساتھ لجنہ ہال بنانے کا ارشاد فرمایا تھا جس کے لئے ۲ ۱/۲ لاکھ کرونر کی ضرورت ہو گی - احباب نے خوشی خوشی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اب تک ایک لاکھ کرونر کے وعدے لکھوائے ہیں اور مزید وعدے مل رہے ہیں -

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہر آن ان کا مددگار ہو - آمین -

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید

ٹوکیو (جاپان) میں یوم تبلیغ

بیرون ممالک میں جہاں زندگی بہت مصروف ہے - جماعت کے دوست اجتماعی یوم التبلیغ مناتے ہیں اس غرض کے لئے سال میں کئی دن مقرر کر لئے جاتے ہیں اس روز جماعت کے افراد مختلف گروپوں کی صورت میں لٹریچر لے کر مختلف اطراف میں نکل جاتے ہیں -

۱۹ دسمبر کو ٹوکیو (جاپان) میں سال کا تیسرا اجتماعی یوم التبلیغ منایا گیا - اس کا سارا انتظام خدام الاحمدیہ ٹوکیو نے کیا - چنانچہ ایک دن مجلس نے اپنے قائد مبشر احمد زاہد کی قیادت میں دس ہزار تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے - پچھلے سال اس طریق پر تین دن مقرر کر کے تبلیغ کی گئی اس طرح انہوں نے اکیس ہزار تین سو اٹھاون اشتہارات تقسیم کئے -

اللہ تعالیٰ جاپان کی سرزمین کو بھی اسلام کے نور سے منور کر دے - آمین یا رب العالمین -

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبد الحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

۵ امان ۱۳۶۲ ہش

مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں میں پوشیدہ حکمتیں

اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ مومنوں پر امتحان اور آزمائش کی گھڑیاں ضرور لاتا ہے۔ ان ابتلاؤں میں اللہ تعالےٰ کی بہت اہم حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان حکمتوں پر قرآن مجید میں متعدد جگہ روشنی ڈالی ہے۔

مومنوں پر وارد ہونے والے ابتلاؤں میں ایک یہ حکمت ہوتی ہے کہ ان کے ذریعہ سے سچے مومنوں اور نام کے مومنوں میں فرق نمایاں ہو جاتا ہے۔ نام کے مومن ایسے موقعوں پر کمزوری دکھا کر الگ ہو جاتے ہیں اور وہی رہ جاتے ہیں جو صادق، وفا شعار اور مخلص ہوں۔ یہ امر ان کے لئے مضبوطی اور طاقت کا موجب ہوتا ہے۔ ابتلاؤں کے وارد ہونے سے قبل مومن اور منافق کامل الایمان اور کمزور ایمان والے سب باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن ابتلاء ان کے باہمی فرق کو واضح کر دیتے ہیں۔ جس طرح کھوٹ کے الگ ہونے سے زرِ خالص کی خوبصورتی اور چمک دمک زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے، اسی طرح حقیقی مومنوں کے باطنی جوہر نکھر کر دوسروں کے سامنے آجاتے ہیں اور دوسرے ان کے کردار کی خوبی اور حسن سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ابتلاؤں کی اس حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ (العنکبوت آیات ۳، ۴)

ترجمہ: کیا اس زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

پھر ابتلاؤں میں ایک حکمت یہ بھی پوشیدہ ہوتی ہے کہ ان کے ذریعہ سے حق و باطل نیز اہلِ حق اور اہلِ باطل کے مابین پایا جانے والا امتیاز بھی نمایاں ہو کر دنیا کے سامنے آجاتا ہے اور یہ امر روزِ روشن کی طرح آشکار ہو جاتا ہے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ یہ ابتلاء بالعموم اہلِ حق پر اہلِ باطل کی طرف سے وارد کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے وعدے کے بموجب اہلِ حق کو اس ابتلاء سے نجات دے کر اور مخالفینِ حق کو ان کے منصوبوں میں ناکام کر کے دنیا پر ظاہر کر دیتا ہے کہ اہلِ حق کو اس کی معیت حاصل ہے۔ خدا تعالےٰ ان کے حق میں اپنے وعدے حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ (یونس آیت ۱۴) کو پورا کر دکھاتا ہے اور دنیا دیکھ لیتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدے اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ (المومنون آیت ۱۸) کی رو سے مخالفینِ حق کو اہلِ حق کے خلاف ان کے منصوبوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ انجامکار مومن ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

مزید برآں ابتلاؤں کے آنے میں ایک یہ حکمت بھی ہوتی ہے کہ حسبِ وعدہ الٰہی ابتلاؤں کے وارد ہونے پر مومنوں کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور خدا تعالےٰ جب اپنے وعدہ کے بموجب اس ابتلاء کو دور کر دکھاتا ہے تو پھر یہ امر ان کے لئے اور بھی زیادہ ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتا ہے اور اس طرح وہ ابتلاؤں کی وجہ سے ایمان میں مسلسل ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب جنگِ احزاب کے موقع پر مدینہ پر کفار کے لشکروں نے چاروں طرف سے یلغار کی اور حالات نے انتہائی مخدوش صورت اختیار کی تو بجائے اس کے کہ مومن خوفزدہ ہوتے اس کے نتیجہ میں ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس خطرہ کے وقت مومنوں کے ردِّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ۝

(الاحزاب آیت ۲۳)

ترجمہ: جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی (لشکر) ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں (اور زیادہ) بڑھا دیا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مومنوں پر جو ابتلاء آتے ہیں ان میں بہت اہم حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ان کی بنیادی غرض یہ ہوتی ہے کہ مومنوں کا ایمان بڑھے اور پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جائے اور اس طرح انہیں دین کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ ان حکمتوں کے علاوہ جن کا ہم نے سطورِ بالا میں ذکر کیا ہے ابتلاؤں میں ایک اور بہت بڑی حکمت بھی پوشیدہ ہوتی ہے۔ وہ اتنی اہم اور عظیم حکمت ہے کہ وہ ابتلاؤں کے نتیجہ میں ملنے والی برکتوں کے سرچشمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس اہم اور عظیم حکمت پر ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

ایک تاثر

اے ناصرِ دیں، نورِ یقیں، حافظِ قرآن
آج آئی تری یاد تو دل تھام لیا ہے

اِس دورِ خود آرا میں محبت کے پیامی
ہم نے بھی محبت کا تری جام پیا ہے

ہم جانتے ہیں تلخیٔ حالات میں تیری
شیرینیٔ گفتار نے کیا کام کیا ہے

یہ تھا تو ترا حوصلۂ قلب و جگر تھا
ہونٹوں کو سرِ محفلِ دشنام سیا ہے

غیروں کو سناتا رہا اسلام کا پیغام
اپنوں نے تجھے کفر کا الزام دیا ہے

ہے نوحہ کناں تیرا گرفتارِ محبت
وہ مرغِ خوش الحاں جو تہِ دام جیا ہے

بیدادِ زمانہ پہ بھی تو خرم و شاداں
کب تو نے کوئی شکوۂ ایام کیا ہے

جا تیرے لئے واہے درِ روضۂ رضواں
اللہ کے مہماں! ترا اللہ نگہباں

اللہ نے تجھے منزلِ جاناں پہ بلا کر
طاہر سا دیا قافلہ سالار ترے بعد

گو دیکھ نہ پائیں گے ترے شہر میں تجھ کو
دیکھیں گے اِسے طالبِ دیدار ترے بعد

ہر غم کو مداوا ملا، ہر زخم کو مرہم
کام آیا ترے غم میں یہ غمخوار ترے بعد

پھر دل کا سکوں، تمکنتِ دیں ہے میسر
پھر قصرِ خلافت ہے ضیاء بار ترے بعد

پھر قافلہ تیرا رہِ منزل پہ رواں ہے
آسان ہوئی پھر رہِ دشوار ترے بعد

جن سوئے ہوئے نغموں کو تھا تو نے جھنجھوڑا
اندلس کی فضا میں ہوئے بیدار ترے بعد

اپنائیں گے وہ راہ کہ جس رہ پہ چلا تو
کام آئیں گے اپنے ترے افکار ترے بعد

ہم تیری امانت کے امیں بن کے رہیں گے
ہم حصنِ حصینِ شہہِ دیں بن کے رہیں گے

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ بیعت

(مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گناہوں سے بچنے اور روحانی امور میں ترقی کا راز بیعت میں مضمر ہے۔ بیعت دراصل توبہ ہے اور بیعت کے دو حصے ہیں۔

۱۔ گزشتہ گناہوں سے معافی مانگی جاتی ہے۔

۲۔ آئندہ گناہوں سے بچنے کے لیے وعدہ اور پاک اور مطہر زندگی گزارنے کا عہد کیا جاتا ہے۔

انسان کئی دفعہ گناہوں سے بچنے کا ارادہ کرتا ہے۔ لیکن نفسِ امارہ اسے پھر برائیوں کی طرف مائل کر دیتا ہے اور اس کا ارادہ متزلزل ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جب ایک انسان خلوصِ نیت سے نبی یا امام کی بیعت کرتا ہے اور پھر وعدہ بیعت پر استقامت کے ساتھ وفا دکھلاتا ہے اور امام وقت کی اطاعت میں ہمہ تن مگن رہتا ہے تو امام وقت کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں وہ روحانیات میں ترقی کرتا ہے اور اس کی ہستی میں ایک زبردست تبدیلی رونما ہوتی ہے اور وہ روحانی بیماریوں سے شفا حاصل کر کے روحانی رفعتوں کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور آخر کار ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے یہ عظیم الشان تبدیلی بیعت کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی۔

بیعت کے لغوی معنی

بیعت کا لفظ باع و بیع، بیع سے مشتق ہے اس کے معنی فروخت کرنا یا بیچ دینا یا خریدنا ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کی لغوی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس تمام لوازم کے ایک راہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندیٔ باری تعالےٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی توبہ تو انسان خود بھی کر سکتا ہے، بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے راہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالےٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔ اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلص نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔"

(ضرورت الامام صفحہ ۲۷)

اسلامی اصطلاح میں بیعت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے نبی یا رسول یا امام یا مقتدا کے ہاتھ اپنی جان، مال، عزت، اولاد، جذبات غرض کہ ہر چیز بیچ دینا یا فروخت کر دینا، بیعت کرنے والے کا اپنی ذات پر کسی قسم کا اختیار باقی نہ رہے اور جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ اسے جس طرح چاہے استعمال کرے ایسے ہی جیسے ہم کوئی چیز فروخت کرتے ہیں تو اس چیز پر ہمارا کسی قسم کا اختیار باقی نہیں رہتا اور خریدنے والے کو مکمل اختیار ہوتا ہے کہ وہ جس طرح چاہے اسے استعمال کرے بیعت کے اسی مفہوم کو قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ (توبہ آیت: ۱۱۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جان اور ان کے مالوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

بیعت کی اہمیت

بیعت کی اہمیت اس بات سے خوب واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے فرمایا:۔

"إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(فتح آیت: ۱۱)

ترجمہ: وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا سے کیا تھا پورا کرے گا۔ اللہ اس کو اس کا بہت بڑا اجر دے گا۔

اس آیت کریمہ میں اقرار بیعت کی دو عظیم تاثیرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۔ پہلی تاثیر اقرار بیعت کر کے اس پر دوام اختیار کرنے والوں سے متعلق ہے کہ جو لوگ اقرار بیعت کے بعد استقامت دکھائیں گے۔ اور اپنے عہدِ بیعت پر جملہ شرائط کے ساتھ کاربند رہیں گے تو فسیوتیہ اجراً عظیماً۔ انہیں خدا تعالےٰ بہت بڑے اجر سے نوازے گا۔ اور انہیں اپنے فضل بارش کی طرح نازل کرے گا۔

۲۔ دوسری تاثیر اقرار بیعت کر کے توڑنے والوں سے متعلق ہے فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ۔ کہ جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی جان پر پڑے گا۔ یعنی نہ صرف وہ ان انعامات سے محروم رہے گا جو اقرار بیعت کر کے نبھانے والوں کے لیے مقدر ہیں بلکہ اس کے لیے وعدہ خلافی کی سزا بھی مقدر ہے ان دو تاثیرات سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہوں سے توبہ کی ہے، اور خدا تعالیٰ سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کریں اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں۔ اقرار بیعت یا تو رحمت ہے یا باعثِ عذاب۔ یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے۔ کہ اگر اس پر قائم رہے تو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کرے گا اور یا اس کے ذریعہ سے سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر اقرار کو توڑے گا تو گویا اس نے خدا تعالیٰ کی توہین کی۔ جس طرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور اسے بجا نہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا تعالیٰ کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے۔ آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اور یا عذاب کی ترقی کی۔ اگر تم نے تمام باتوں میں خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۷۹ تا ۲۷۸)

بیعت کیوں ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس وہم میں نہیں پڑنا چاہیے کہ اگر تقویٰ اور سچا مسلمان بننا پہلے ہی شرط ہے تو بعد اس کے بیعت کی کیا حاجت ہے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقویٰ کہ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور یہ برکت توجہ صادقین و جذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے۔ اور اس کا جزو بن جائے اور وہ مشکوٰۃ نور دل میں پیدا ہو جاوے کہ عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے۔ جسے متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں۔ جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بری معلوم ہوتی ہے جیسی وہ خود خدا تعالیٰ کی نظر میں بری و مکروہ ہے اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع بہتر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالکِ حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ سو اس نور کے پیدا ہونے کے لیے ابتدائی ارتقا جس کو طالب صادق اپنے ساتھ لاتا ہے شرط ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۵۵۹، صفحہ ۵۶۰ حاشیہ)

بیعت کے فوائد

"بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لیے تریاق ہے، اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط تنسیخ پھیر دیتی ہے دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے بار بار توبہ کرتا اور بار بار توڑتا ہے۔ مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے جب وہ سچے دل سے کرے گا تو پھر چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوگی وہ خدا خود اسے قوت دے گا اور ایمان کی ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور مامور کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے کہ پہلی کمزور ہوتی ہے دوسری مستحکم۔ کیونکہ اس کے ساتھ مامور کی اپنی توجہ کشش اور دعائیں ہوتی ہیں جو توبہ کرنے والے کے عزم کو مضبوط کرتی ہیں اور آسمانی قوت اسے پہنچاتی ہیں جس سے ایک پاک تبدیلی اس کے اندر شروع ہو

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس کے پہلے مبلغ احمدیت

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب کا ذکرِ خیر

(مکرم ملک کریم ظفر صاحب۔ شکاگو۔ امریکہ)

ایک سال گذرا ۱۰ فروری کو میرے والدِ ماجد حضرت مولانا ظہور حسین صاحب ہمیں داغِ مفارقت دے کر مالکِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ بظاہر وہ آج گھر میں مجھے ظاہری آنکھوں سے نہیں دکھائی دیتے لیکن ان کی دعائیں ہم سب بہن بھائیوں کو پہنچ رہی ہیں۔ اس گھر کے در و دیوار پر ان کی پُرسوز اور شبانہ دعاؤں کے گہرے نقوش ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ نمازوں میں گریہ و زاری، ذکرِ الٰہی میں انہماک اور بوقتِ دعا ان کا مجسم رقت ہو جانا ان کی باقیاتِ صالحات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مذہبی دنیا میں یہ حقیقت ہے کہ بسا اوقات کوئی ایک نیکی انسان کو زندہ جاوید کر دیتی اور اسے جنت کا وارث بنا دیتی ہے۔ تاریخی طور پر والدِ بزرگوار کا سفرِ بخارا و روس اور نمازوں میں ان کا گداز دو ایسے امور ہیں جو ان کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھے گی اور ان کی اولاد کے لئے تو ان کا ہر سانس، ہر قدم، ہر بول، ہر حرکت اور ہر سکون تو اَن مٹ یادوں کا روپ دھار چکی ہیں۔ آپ کی دلنواز شخصیت بھرپور اوصاف اور خصوصیات کی حامل تھی آپ کی جاں نثاری اور فدائیت کا یہی عالم تھا کہ حضرت المصلح الموعود کے یہ الفاظ آج احمدیت کا ایک باب بن چکے ہیں:۔

"مولوی ظہور حسین صاحب ..... جب انہوں نے مولوی فاضل پاس کیا تو اس وقت لڑکے ہی تھے ..... میں نے کہا کہ روس جاؤ گے ..... تو پاسپورٹ نہیں ملے گا کہنے لگے بے شک نہ ملے میں بغیر پاسپورٹ کے ہی اس ملک میں تبلیغ کے لئے جاؤں گا۔ آخر وہ گئے اور دو سال تک جیل میں رہ کر انہوں نے بتا دیا کہ خدا نے کیسے کام کرنے والے مجھے دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لمحہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں اپنے آپ کو گرا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتے۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

سرزمین روس روزِ قیامت آپ کے صبر و استقلال جرأت، بامرادی اور وفاداری پر یقیناً شاہد ناطق ہوگی آپ کے جسدِ خاکی پر پڑنے والے وحشت و بربریت کے نشانات بھی آپ کے نامۂ اعمال میں دمکتے ہوئے موتیوں کی طرح جگمگا رہے ہوں گے ایک روز ایسا ہی سماں تھا کہ آپ روس میں بیتے ہوئے ایام کو دہرا رہے تھے تا ہمارے ایمانوں میں تازگی اور جلا پیدا ہو اور اسی دوران آپ نے بتایا کہ "ایامِ زنداں میں ایک رات عالمِ خواب میں حضرت المصلح الموعود نے مجھے فرمایا کہ میں نے تمہیں تبلیغ کے لئے بھجوایا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس پہلو میں غفلت ہو چنانچہ میں نے ٹوٹی پھوٹی روسی زبان سے جو میں نے قید و بند کی صعوبتوں میں ہی سیکھی تھی اپنے قریبی ساتھیوں کو تبلیغ کرنا شروع کر دی جس سے کچھ دوستوں نے اطمینان ہونے پر حق کو قبول بھی کر لیا۔" میں حیران ہوتا ہوں کہ کسطرح آپ نے اس صبر آزما وقت میں بھی اپنے امام کو سر آنکھوں پر رکھ کر پیغامِ حق کو دوسروں تک پہنچایا اور اسوۂ یوسفی پر عمل کیا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے آپ کو میں نے ہمیشہ ہی ایک بے انتہا شفیق باپ کے روپ میں دیکھا اگر آپ کو کوئی بات ناگوار گذری اور ناراضگی کا موجب بنتی تو وہ ہماری بعض اوقات نمازوں میں کوتاہی ہوتی۔ تربیت کرنے کا ایسا پُر اثر انداز تھا کہ آج بھی ذہن پر نقش ہے۔ ہمیں جب بھی جیب خرچ دیتے تو فرماتے "بیٹا پہلے چندہ ادا کرو اور پھر کچھ اور خرچ کرنا۔" اس طرح بچپن سے ہی آپ نے ہمیں یہ احساس دلانا شروع کیا کہ اپنے ہاتھ سے چندہ دیں۔ مالی قربانی کا جذبہ ابھارنے کے لئے وقتاً فوقتاً ہمیں ترغیب و تحریص دلاتے رہتے۔ مالی حالات میں بظاہر تنگی کے باوجود ہر مسائل کو مقدور بھر ضرور دیتے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ" پر سختی سے عمل کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری عمر آپ کی سفید پوشی کا ایسا بھرم رکھا کہ کسی کو آپ کی مالی پریشانیوں کا ذرا بھی احساس نہ ہو سکا۔ حضرت مسیح موعود کا مجموعہ کلام "درثمین" اکثر زیرِ مطالعہ رہتا اور ہمیشہ آپ کی یہی خواہش اور کوشش ہوتی کہ ہم سب بہن بھائی بھی حضور کے اشعار زبانی حفظ کر لیں۔ چنانچہ جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو بچہ ایک شعر یا دو شعر درثمین اور کلامِ محمود سے یاد کرے گا اسے ایک آنہ یا دو آنے انعام ملیں گے چنانچہ اس طریق سے آپ نے ہمیں کئی اشعار یاد کرائے جو آج تک ذہن میں محفوظ ہیں اور خود آپ کو اردو عربی فارسی کے بے شمار اشعار ازبر تھے اور باموقع استعمال کرنے کا فن بھی خدا تعالیٰ نے خوب عطا کیا ہوا تھا۔

مرکز سے محبت اور تعلق کی یہ حالت تھی کہ نہ تو خود ربوہ سے زیادہ عرصہ باہر رہتے اور نہ یہ پسند فرماتے کہ بیٹوں میں سے بھی کوئی ربوہ سے زیادہ فاصلے پر رہے۔ چنانچہ اسی ضمن میں ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں۔ ہمارے بڑے بھائی مکرم سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ نے جب اپنی وکالت چنیوٹ سے لاہور منتقل کی تو حضرت والد صاحب نے بھائی جان کو بلا کر حکم دیا کہ فوری طور پر واپس چنیوٹ آ جاؤ کہ مرکز سے دوری میرے نزدیک بہتر نہیں ہے اور یہ میرا حکم ہے چنانچہ بھائی صاحب کمال اطاعت کا نمونہ ہم سب کے لئے پیش کرتے ہوئے اس وقت اپنا ضروری سامان لے کر واپس چلے آئے۔ بلاشک یہ اس نیک تربیت کا اثر تھا کہ والدین کی اطاعت میں خدا کی اطاعت ہے۔

میں ۱۹۷۹ء میں حضرت والد صاحب اور محترمہ والدہ صاحبہ کو اپنے ہمراہ امریکہ لے آیا۔ یہاں آنے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ان کی طبیعت خراب ہو گئی اور آپ واپس ربوہ جانے کے لئے اصرار کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ مرکز سے جدائی ایسی ناقابلِ برداشت ہوئی کہ صحت روز بروز گرنے لگ گئی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پیغام بھجوایا کہ جونہی مولوی صاحب کی طبیعت سفر کے قابل ہو انہیں ربوہ لے آؤ۔ ادھر ان کی حالت ایسے پرندہ کی مانند تھی جو اپنے گھونسلے سے محروم کر دیا جائے آپ ہر وقت بے قرار اور بے چین رہتے چنانچہ جونہی ڈاکٹرز نے اجازت دی آپ ربوہ واپس تشریف لے۔ وہاں پہنچ کر چند ہی دنوں بعد آپ کی صحت دوبارہ بحال ہونے لگ گئی۔ جب میں کچھ عرصہ بعد ربوہ گیا تو میں نے آپ کے چہرہ پر ایک ایسا سکون اور طمانیت محسوس کی جو آج تک مجھے یاد ہے۔ فرمایا۔ بیٹا! میں بہت قصوروار ہوں مجھے معاف کر دینا کہ اتنا خرچ کر کے تم ہم دونوں کو امریکہ لے گئے لیکن میرا دل نہ لگا اور ہم پروگرام سے بہت پہلے واپس آ گئے ہیں اور میں سوچنے لگ گیا کہ میرا باپ کتنا مہربان اور مشفق ہے کہ بیٹے سے محض اس لئے عاجزی کے ساتھ معافی مانگ رہے ہیں کہ کہیں میں نے بُرا نہ منایا ہو۔ خدا نہ کرے میں نے عرض کیا ابا جی آپ کیوں ایسی بات کرتے ہیں یہ تو آپ کا مجھ پر احسان ہے کہ میری دیرینہ خواہش پوری کی اور کچھ دیر کے لئے ہمارے ہاں امریکہ تشریف لائے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے ہمیشہ انکساری اور عاجزی کی تلقین فرماتے۔ اور یہی نصیحت فرماتے کہ تواضع اور تذلل وہ راستہ ہے جس پر تمام انعامات کے دروازے کھلتے ہیں۔ ہر وقت یہ حدیث مدِ نظر رکھتے تھے کہ:۔

إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ۔

تواضع و فروتنی سے اللہ تعالیٰ درجات کی بلندی میں انتہائی درجہ عطا فرماتا ہے۔ عُسر و یُسر، رنج و راحت میں۔ تنگی و فراخی میں الغرض ہر صورتِ حال میں آپ فرمانِ الٰہی وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پر عمل پیرا رہے اور ہمیشہ حدیث قدسی أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ پر کاملہ ایمان کا مظاہرہ کیا۔ آپ کے جلیل القدر اساتذہ میں حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کا اسمِ گرامی سرفہرست ہے۔ آپ کے ہم جماعت ساتھیوں میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی اور مولانا شیر داد خان صاحب کے نام شامل ہیں۔

حضرت والدِ بزرگوار پر خدا تعالیٰ کے بے شمار احسانوں میں سے ایک یہ تھا کہ نوعِ انسان کی ہمدردی اور پامردی سے ہمدردی ہمیشہ آپ کی عملی زندگی کا نمایاں امتیاز رہی۔ اس سلسلہ کے بے شمار واقعات میں سے صرف ایک مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی جماعتہائے احمدیہ پنجاب آف سرگودھا کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:۔

"خاکسار جب لاہور میں کالج میں پڑھتا تھا تو محترم مولوی ظہور حسین صاحب قادیان میں جامعہ یا مدرسہ احمدیہ میں تھے۔ بڑے صالح اور تقویٰ شعار نوجوان تھے۔ خاکسار بہت دفعہ قادیان جاتا تھا۔ اور مولوی صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی۔ وہ احمدیہ ہوسٹل میں بھی آ جاتے۔

مارچ یا اپریل ۱۹۲۱ء میں جس روز بی۔ اے کا امتحان ختم ہوا ہم نے دریائے راوی پر ٹرپ کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔ محترم مولوی ظہور حسین صاحب بھی احمدیہ ہوسٹل میں آئے ہوئے تھے وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ دریا پر جا کر ہم میں سے کچھ تو چائے وغیرہ کی تیاری میں مصروف ہو گئے اور اخویم محترم شیخ یوسف علی صاحب مرحوم (جو بعد میں سالہا سال حضرت مصلح موعود کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے) اور خاکسار کنارے پر کشتی کا سہارا لے کر تیرنا سیکھنے لگے۔ کچھ دیر ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد یہ خیال کر بیٹھے کہ کشتی کو چھوڑ کر بھی تیر سکیں گے۔ چنانچہ دریا کے بہاؤ کی طرف جانا شروع کر دیا چند قدم کے بعد لوٹنے لگے تو وہیں رہ گئے اور سطح پانی سے نیچے چلے گئے شیخ صاحب نے تو جیسا کہ انہوں نے بعد میں بتایا یہ یقین کر لیا کہ اب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی اور میں نے شیخ صاحب کی کمر پر ہاتھ رکھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ کو اوپر کی طرف دھکیلا اور سر اور ہاتھ پانی سے باہر نکال کر زور سے آواز نکالی۔ مولوی ظہور حسین صاحب کنارے پر قریب ہی تھے انہوں نے کپڑوں سمیت دریا میں چھلانگ لگا دی اور ہم دونوں کو سانس دلا کر باہر نکالا۔ ہمارے اندر بہت سا پانی چلا گیا تھا۔ وہ نکالا اور چائے وغیرہ پی تو خدا کے فضل سے ٹھیک ہو گئے۔ ایسے حادثہ سے بچانا محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جس کا واسطہ مولوی صاحب بنے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اس کے بعد مولوی صاحب سے تعلقات اور زیادہ ہو گئے جو خدا کے فضل سے ہمیشہ رہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولاد کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ اس واقعہ کے بعد میں نے غیرت کی وجہ سے قادیان کی ڈھاب میں تیرنا اچھی طرح سیکھ لیا اور ایک مرتبہ راوی کو پار کر کے چھوڑا۔"

خدام الاحمدیہ کے بانی ارکان میں آپ کو بھی شمولیت کا شرف حاصل تھا اور ۳۹-۱۹۳۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے نائب صدر بھی رہے جامعہ احمدیہ کے پروفیسر ہونے کے علاوہ آپ کو شعبہ مال اور شعبہ رشتہ ناطہ میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی حضرت والد صاحب کی زبان ذکر الٰہی سے ہر وقت تر رہتی تھی اور قرآن کریم کی درس و تدریس پر تو آخری وقت تک عمل رہا اور حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمیشہ مدنظر رہا کہ

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔

آپ کی سیرت کے واقعات ان گنت ہیں۔ عابد زاہد، عالم، باعمل دنیا میں رہ بھی تارک الدنیا رہے اور دنیا کو محض مزرعۃ الاخرۃ سمجھا۔ فرشتوں سے اطاعت اور فرمانبرداری کا سبق لیا۔ عاجزی اور فروتنی طرۂ امتیاز رہا۔ اکرام ضیف، حاجت مندوں کی حاجت براری، پردہ پوشی، سادگی، وسعت نظری، مہر و وفا، توکل علی اللہ اور بہت سی صفات حسنہ سے متصف تھے۔ حضرت والد صاحب نے ساری عمر ہمیں جو نصائح فرمائیں وہ یہی تھیں کہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں، اسلام اور احمدیت کے سچے عاشق بنیں اور خلیفۂ وقت کی اطاعت ہر حالت میں مقدم سمجھیں، چندوں میں باقاعدگی کو اپنا فرض بنا لیں۔ حاجت مندوں کی حاجت پوری کریں اور سوالی کو مایوس نہ کریں۔ بیوی بچوں سے حسن سلوک رشتہ داروں سے صلہ رحمی۔ حالت یہ تھی کہ بعض اوقات مالی تنگی کے باوجود بھی رشتہ داروں کی مالی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ انتہائی درجہ دعا گو تھے اور خدا تعالیٰ کا سلوک بھی آپ سے بہت مشفقانہ تھا ۱۹۷۸ء کی بات ہے میں کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں تھا تو حضرت والد صاحب کا خط ملا کہ بیٹا آج میرا مسجد مبارک میں آخری درس قرآن تھا۔ درس کے اختتام پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث نماز عصر کے لئے تشریف لائے۔ میں نماز میں تمہارے لئے بہت دعا کر رہا تھا اور بہت خواہش ہوئی کہ کاش حضرت اقدس بھی میرے بیٹے کریم احمد کے لئے دعا فرمائیں اللہ کا کرنا کیا ہوا کہ جب نماز کے بعد حضور باہر تشریف لے جانے لگے تو یکدم مڑ کر مجھے فرمایا کہ مولوی صاحب میں نے کریم کے لئے دعا کی ہے اس کا کیا حال ہے اللہ اللہ حضرت والد صاحب کے ساتھ اللہ کا یہ سلوک! آپ فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا دیکھو زندگی خدا کی راہ میں وقف کر کے مجھے کتنا کچھ ملا اولاد ملی۔ اولاد نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور جو مانگا مل گیا۔

حضرت والد صاحب کی بیماری کے آخری ایام میں ہم تینوں بھائی امریکہ میں تھے۔ ہماری بڑی ہمشیرہ محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم سردار عبدالسمیع صاحب جن سے حضرت والد صاحب سب سے زیادہ محبت رکھتے تھے کو اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت کی اتنی توفیق دی کہ بعض اوقات رشک آتا تھا کہ بیٹی ہو کر بیٹوں سے بہت آگے نکل گئی بلکہ وفات سے ایک دن قبل ہماری والدہ سے اصرار کیا کہ طاہرہ بیٹی کو لاہور سے بلا دیں چنانچہ والدہ محترمہ نے فون کیا اور اسی شام ہماری آپا لاہور سے ربوہ آ گئیں اور رات کے گیارہ بجے تک حضرت والد صاحب ان سے بہت خوش ہو کر باتیں کرتے رہے وہ بیچاری کیا جانتی تھی کہ اتنا مشفق رحمدل اور پیار کرنے والا باپ چند گھنٹوں بعد ہم سب کے لئے چھوڑ کر رب اعلیٰ کے حضور حاضر ہو جائے گا چنانچہ اسی رات صبح کے تین بجے لبیک داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اسلام اور احمدیت کا مجاہد حضرت اقدس مسیح موعود کا سچا عاشق ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنی آخری آرام گاہ کی طرف چلا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضرت والد صاحب کی وفات پر ہمارے جان و دل سے محبوب موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود نے (انتخاب خلافت رابعہ سے قبل) اظہار تعزیت پر مشتمل جو مکتوب خاکسار کو رقم فرمایا اس کا ایک ایک لفظ جہاں حضور پرنور کے دل میں موجزن بے پایاں محبت و شفقت کا مظہر ہے وہاں حضرت والد صاحب کے مقام اور جذبۂ اخلاص و قربانی کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ قارئین کے ازدیاد علم کی غرض سے حضور پرنور کے اس مکتوب گرامی کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ربوہ ۲۷-۲-۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

"پیارے برادرم ظفر کریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پچھلے دنوں سندھ کے سفر پر ربوہ سے مسلسل پندرہ دن غائب رہنا پڑا۔ سفر میں عموماً الفضل سے بھی رابطہ کٹ جاتا ہے واپسی پر کراچی آیا تو عزیزم مبارک کھوکھر نے یہ اندوہناک خبر سنائی کہ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بچپن میں جن بزرگوں کی شفقت کا دل پر گہرا اثر تھا ان میں سے ایک آپ کے ابا جان تھے ان کو دیکھتے ہی ہمارے دل نرم پڑ جایا کرتے تھے۔ اور ان سے محبت بھرے پرخلوص مصافحہ اور دلنشیں باتوں سے بہت مزہ آتا تھا۔ بیسیوں مرتبہ ہماری درخواست پر انہوں نے کپڑا اٹھا کر وہ داغ دکھائے جو تبلیغ اسلام کے دوران روسیوں کے مظالم کے نتیجہ میں ان کی جلد پر پڑے تھے۔ جب بھی نظر پڑتی تھی فرط مسرت سے ان جھلسے ہوئے نشانوں کو چوم لینے کو جی چاہتا تھا۔ لیکن ہمیشہ حیا مانع رہی اور یہ سعادت صرف نگاہوں کے حصہ میں آئی اللہ تعالیٰ ان کی روح کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اب تو وہ داغ چاند ستاروں سے بڑھ کر روشن اور لعل و جواہر سے زیادہ چمک رہے ہوں گے۔

مجھے اس خیال سے تسکین ملتی ہے کہ آخری عمر میں آپ کو ان کی خدمت اور پیار بھری دعائیں لینے کا موقعہ میسر آیا۔ مجھے یاد ہے جب جمعہ کے بعد میں نے آپ کے ساتھ انہیں کار میں بیٹھے دیکھا تو ان کے چہرے پر عجیب تسکین اور طمانیت کے آثار تھے یوں لگتا تھا کہ آپ سے بہت راضی ہیں اور آپ کے پیار سے بہت ہی لطف اندوز ہو رہے ہیں مجھے بھی اس نظارے کا ایسا مزہ آیا کہ سارا راستہ دل اس کیف آگیں تصور سے جھومتا رہا۔ میری طرف سے پرخلوص تعزیت قبول فرمائیں اور اپنے دوسرے بہن بھائیوں تک بھی میرے جذبات پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ فقط والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد"

حضرت والد صاحب مرحوم نے اپنی زندگی کا جو عرصہ ہمارے درمیان گزارا اسے چشم تصور میں لاتے ہی یہ دعا نکلتی ہے۔

رب ارحمھما کما ربینی صغیرا

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

حضرت والد صاحب نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ، تین بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید بزرگان سے ملتجی ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

بقیہ: عہدِ بیعت

جاتی ہے اور نیکی کا بیج بویا جاتا ہے
جو آخر ایک بار دار درخت بن جاتا ہے
پس اگر صبر اور استقامت رکھو گے
تو تھوڑے سے دنوں کے بعد دیکھو
گے کہ تم پہلی حالت سے بہت آگے گزر
گئے ہو۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۴۴-۱۴۵)

مذکورہ بالا بیعت کے فوائد حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خلوص نیت سے بیعت کیجائے اور امام وقت سے کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا جائے اگر عہد بیعت محض رسمی ہو تو اس سے وہ پاک تبدیلی ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی جو حقیقی بیعت سے مقصود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے اس وقت تک یہ بیعت نہیں۔ نری رسم ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں اور اس کے مقابلہ میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے باتیں نہیں بناتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لیے عبادت کر رہا ہے اور میرے لیے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۴۰۵-۴۰۴)

اب آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک دعائیہ اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جو عہد بیعت تم نے اپنے رب سے باندھا ہے۔ خدا کرے کہ تم ہمیشہ اس پر پختگی سے قائم رہو۔ اسے کبھی نہ توڑو یہ دنیا بھی تمہارے لیے جنت بنی رہے اور مرنے کے بعد بھی ابدی جنت میں تمہیں داخلہ ملے۔ جہاں ہر دروازے سے فرشتے تمہارے پاس آئیں اور کہیں کہ تم خدا کی راہ میں ثابت قدم رہے اس لیے اللہ کی سلامتی تمہارے لیے مقدر کی گئی ہے۔ دیکھو تمہیں ایک ایسی زندگی مل رہی ہے جس کے ساتھ فضائیں ایک ایسی تونگری عطا ہو رہی ہے جس کے ساتھ فقر اور تنگدستی کا کوئی خطرہ نہیں خدائے عزیز تمہیں ایک ایسی عزت بخش

قائدینِ کرام! تحریکِ جدید کے دفترِ سوم میں تمام خدام کو شامل کریں (مہتمم تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہا ہے جس کے ساتھ کوئی ذلت نہیں اور خواری نہیں اور ایسی صحت اور تندرستی تمہارے نصیب میں لکھی جا رہی ہے جس کے ساتھ کسی بیماری اور کمزوری کا کوئی خوف نہیں۔

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال، اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں۔ اور اللہ کرے کہ وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں، میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اسکی تسبیح اور حمد کے درمیان۔ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ تم ایک دوسرے کے لیے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین

(الفضل یکم فروری ۱۹۶۰ء)

درخواست ہائے دعا

● میری بھانجی عزیزہ بشریٰ عمر کا میو ہسپتال لاہور میں اپینڈکس کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے اپریشن کے باعث کمزوری بہت ہو گئی ہے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا نسیم احمد شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بندر روڈ۔ لاہور)

● خاکسار کے بھائی محمد یعقوب صاحب کو گھٹنہ پر چوٹ آجانے کی وجہ سے تکلیف ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد اللطیف ریلوے ہوزنگ ورکشاپ۔ جہلم)

● مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ ننکانہ صاحب کو اچانک مسوڑھوں پر ورم وغیرہ کی تکلیف ہو گئی ہے چہرہ پر سوزش ہے اور بخار بھی ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(قاسم محمود بھٹی دار البرکات۔ ربوہ)

● میرے والد مکرم چوہدری محمد خان صاحب ولد سکنہ بیدادپور ضلع شیخوپورہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ گلشن راوی سکیم۔ لاہور)

● خاکسار کے بچگان عزیزان صداقت علی اور شرافت علی کو بعض کاروباری مشکلات درپیش ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین۔

(پرست علی ننگلی زعیم انصار اللہ دار الرحمت غربی ربوہ)

● خاکسار کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب مبتلا ہے۔ نیز بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد اور کامل صحت دے اور میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ (الحاج محمد مبارک احمد ناصر آباد کالونی ربوہ)

● میرا بیٹا عزیزم عمران مظفر متعلم جماعت ہفتم سخت بیمار ہے اور یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق پھیپھڑوں میں پانی بھر گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مظفر احمد میڈیکل مرولز وارڈ۔ یو سی ایچ۔ لاہور)

● میرے خالہ زاد بھائی عزیزم بشارت علی خان صاحب کافی دنوں سے شدید بیمار ہیں حال تشویشناک ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے جلد شفایاب کرے۔ آمین۔

(مبارک احمد لبتاپوری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی)

● میرے بھائی عزیزم مطیع الرحمان یحییٰ نے ٹنارک سے اطلاع دی ہے کہ اس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت دے اور پردیس میں پریشانیوں سے بچائے۔ آمین۔

(شمیم فرحت بنت شیخ محب الرحمان صاحب کپو تھلوی ربوہ)

● میرے بیٹے عزیزان حافظ فرید احمد خالد اور وحید احمد خالد امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور میری بیٹی عزیزہ شہلا نورین نے مڈل کا امتحان دیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تینوں بچوں کو نمایاں کامیابی بخشے۔ آمین۔

(حمید احمد خالد ایم اے جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

● خاکسار کی دادی اماں اور دو چھوٹی بچیاں کئی دن سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خان۔ نواب شاہ سندھ)

وقفِ جدید عظیم صدقہ جاریہ ہے اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے اس میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

دعائے مغفرت

میری والدہ بیوہ چوہدری عبد الحق صاحب کاٹھگڑی ریکے از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دہلی والا ہوں میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبد الجلیل صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دار الرحمت شرقی ربوہ کے پاس تراسی سال کی عمر میں بقضائے الٰہی مورخہ ۱۴ فروری ۸۳ء بروز سوموار وفات پا گئی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

۱۵ فروری کو مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور اسی وقت تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ موصیہ پابند صوم و صلوٰۃ جماعت اور خلافت سے دلی وابستگی رکھنے والی اور بڑی دعا گو خاتون تھیں۔ اپنی زندگی میں ہی وصیت کا حساب بے باق کر دیا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنے فضل سے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(عبد المالک خان ملیر ماڈل کالونی کراچی ۲۷)

● مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب ابن مکرم ملک محمد حنیف صاحب مرحوم چک نمبر ۲۲۶ گ ب سمندری ضلع فیصل آباد ۱۲ فروری کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۵۰ سال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

۱۳ فروری کو صبح ۸ بجے مسجد فضل فیصل آباد میں مکرم سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی پھر جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ اور مسجد مہدی کے ملحقہ میدان میں مکرم مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ عبد المومن صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ۵ بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

(میاں مبارک احمد انصاف کپنی غلہ منڈی فیصل آباد)

● مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ساکن چھور چک نمبر ۱۱ ضلع شیخوپورہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۳ فروری کو فوت ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ان کا جنازہ ۴ فروری کو احباب جماعت نے پڑھا اور مرحوم کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم بہت مخلص احمدی اور شریف الطبع انسان تھے۔ کبھی کسی سے کوئی جھگڑا وغیرہ نہیں کیا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ دینی کاموں میں اپنی توفیق کے مطابق ضرور حصہ لیتے تھے چندوں کی ادائیگی میں بھی باقاعدہ تھے سلسلہ کے ساتھ بہت اخلاص رکھتے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے سب اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم شاد زعیم انصار اللہ چھور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ)

آدابِ مساجد

(۱) مسجد نماز، ذکر الٰہی اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے مذہبی تقدس کے خلاف ہو۔

(۲) مساجد میں دنیاوی باتیں کرنے کی بجائے اپنا وقت ذکر الٰہی میں گزارنا چاہیئے۔

(۳) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

(۴) نمازی کے آگے سے اس قدر قریب سے ہو کر گزرنا کہ اس کی نماز میں خلل واقع ہو سخت منع ہے۔

(۵) مسجد میں شور کرنا، اونچا بولنا یا کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں حرج واقع ہو بہت ناپسندیدہ ہے۔

(۶) ایسی چیزیں کھا کر جس سے بدبو پیدا ہوتی ہو مسجد میں نہیں آنا چاہیئے بلکہ ممکن ہو تو خوشبو لگا کر مسجد میں آنا چاہیئے

(۷) لوگوں کے سروں اور کندھوں سے پھلانگتے ہوئے آگے جانے کی کوشش کرنا ناپسندیدہ امر ہے۔

(۸) مسجد کے اندر یا مسجد جانے والے راستے میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(۹) خطبہ جمعہ جو نماز کا ہی حصہ ہے پوری خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

(۱۰) مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

تمام قائدین اضلاع سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں اپنے ضلع کی نمائندگی کی ہر ممکن کوشش فرماویں (سیکرٹری ٹورنامنٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف جدید کا نیا سال تو شروع ہو چکا۔ کیا آپ نے اس میں شمولیت فرمائی ہے؟ ناظم مال وقف جدید

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی فیصل آباد میں تشریف آوری

محترمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فیصل آباد

یہ امر لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کی ممبرات کے لئے انتہائی خوشی و مسرت کا باعث ہوا کہ ہماری مخدومہ سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء بروز جمعرات ہمراہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ۔ محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ۔ محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ انسپکٹرس لجنہ مرکزیہ۔ محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ اور محترمہ امۃ الکریم صاحبہ سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ مرکزیہ ایک لمبے عرصے کے بعد فیصل آباد تشریف لائیں اور ممبرات کو اپنے زرّیں نصائح سے سرفراز فرمایا۔

پروگرام کے مطابق سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی وین ۱۰۔ فروری کو صبح تقریباً ۱۱ بجے محترمہ مسز بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کی کوٹھی واقع پیپلز کالونی نمبر ۱ پہنچی۔ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ فیصل آباد نے آگے بڑھ کر گیٹ پر معزز مہمانوں کا استقبال کیا اور انہیں اپنے ہمراہ کوٹھی کے اندر لائیں۔ دروازے کے قریب محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر ضلع فیصل آباد اور محترمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ صدر مقامی مجلس عاملہ کی ممبرات کے ہمراہ استقبال کے لئے کھڑی تھیں انہوں نے معزز مہمانوں کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور پھولوں کے ہار پیش کئے۔ اندر کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ کا کچھ سامان پیش کیا گیا اور اس کے بعد مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کا اجلاس شروع ہوا۔ محترمہ سمیعہ انجم صاحبہ گورایہ نے تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز کیا۔ محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے عہد دوہرایا۔ جنرل سیکرٹری لجنہ فیصل آباد نے اپنی عاملہ کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد صدر مقامی نے اپنی عاملہ کی ممبرات اور حلقوں کی صدروں کا سیدہ صدر صاحبہ سے تعارف کروایا۔ بعدازاں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے لجنہ فیصل آباد کی دفتر سوئم تحریک جدید کی کارکردگی کو سراہا۔ آپ نے فرمایا خدمت دین کو فضل الٰہی جاننا چاہیئے۔ جو عہدہ بھی کسی کو ملے وہ اُسے احسن طریق سے نباہنے کی کوشش کرے اور اس عہدے کو اللہ تعالیٰ کا احسان جان کر وقت کی قدر کو پہچانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرے اپنے تبلیغی میدان میں زیادہ جذبے کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے فرمایا لڑنا جھگڑنا احمدی قوم کے وقار کے خلاف ہے۔ آپ اپنے ذاتی اختلافات کو فراموش کر کے اس میدان میں آئیں کیونکہ جس قوم میں ٹیم ورک نہیں ہوتا وہ غالب نہیں آسکتی۔ آپ نے کامیاب تبلیغ کے لئے دو باتوں کو ضروری قرار دیا اوّل علم دوم نمونہ۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک آپ کو خود اپنے عقائد کا صحیح علم نہ ہوگا آپ مخالفین کے سوالوں کے صحیح جواب نہ دے سکیں گی۔ اس کے بعد خود اپنی تربیت ہے کیونکہ دوسروں پر وہی بات اثر انداز ہوگی جس پر آپ خود عمل پیرا ہیں اس سلسلے میں آپ نے بد رسومات سے بچنے اور تربیت اولاد کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اس اجلاس میں عہدیداران نے بھی اپنے مسائل پیش کئے اور محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ اُن کے مسائل کا حل انہیں سمجھاتی رہیں تقریباً ایک بجے یہ محفل دعا کے ساتھ برخاست ہوگئی۔ اس اجلاس میں مجلس عاملہ لجنہ فیصل آباد کی ۳۰ ممبرات نے شرکت کی۔ اجلاس کے بعد معزز مہمانوں اور ممبرات مجلس عاملہ لجنہ فیصل آباد کو کھانا پیش کیا گیا۔ بہنوں نے بعد طعام نماز ظہر باجماعت ادا کی۔

تقریباً ۲½ بجے عام اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ کوٹھی کے صحن میں شامیانے لگا کر اجلاس کا انتظام کیا گیا تھا۔ محترمہ سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ کے سٹیج پر تشریف لانے کے بعد تلاوت کلام پاک سے پروگرام کی ابتداء ہوئی جو محترمہ حمیدہ آصف صاحبہ نے کی محترمہ سعیدہ رفیق صاحبہ نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی۔ بعدازاں سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے عہد دوہرایا۔ محترمہ سمیعہ انجم صاحبہ گورایہ نے درثمین میں سے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ پھر مسز بشریٰ سمیع اللہ صدر لجنہ فیصل آباد نے محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترمہ حمیدہ آصف صاحبہ نے خوش الحانی سے درثمین سے نظم پڑھی۔ بعدازاں محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ انسپکٹرس لجنہ مرکزیہ نے بعنوان "ہر نیکی کا پھل دائمی ہوگا" تقریر کی اور بہت احسن انداز میں نیکیوں کے مثمر بثمرات ہونے کے قرآن مجید اور احادیث سے دلائل پیش کئے آپ نے فرمایا ہر نیکی کا سلسلہ بھی دائمی ہوتا ہے اور اس لحاظ سے اُس کے پھل بھی دائمی ملتے رہتے ہیں۔ بعدازاں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر کرنے اور اپنا منظوم کلام سنانے کی درخواست کی گئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بہنوں کو اسلام کی اخلاقی تعلیمات سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادیں جب عقل و تدبر اور موقع و محل کے مطابق استعمال میں لائی جائیں تو اخلاق کہلاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا بدظنی، ظلم، غصہ اور لاشرح ایسے بدعناصر ہے اگر بچا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے بعدازاں آپ نے اپنا منظوم کلام سنا کر بہنوں کو محظوظ کیا۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی تقریر کے بعد محترمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ نے درثمین سے حضرت اقدس علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔ بعدازاں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ محترمہ چھوٹی آپا جان صاحبہ مائیک پر تشریف لائیں اور بہنوں سے جن کی تعداد ۵۰۰ تھی تقریباً ایک گھنٹے تک خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اسلام ساری انسانیت کے لئے ترقی کا باعث بنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے نمونہ بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بہت عمدہ پیرائے میں وضاحت کی اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق ہی اسلام میں تنزل آیا اور اب حضور اکرمؐ کی پیش گوئیوں کے مطابق ہی اسلام کو سربلندی حاصل ہوگی اور اسلام پر پھر غلبہ کا دن آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام غالب آرہا ہے اور اگلی صدی انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی آپ نے آیت قرآنیہ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی بہت عمدگی کے ساتھ تشریح بیان فرمائی اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے تربیت اولاد اور بیش از پیش قربانیوں کی نصیحت فرمائی۔ سیدہ صدر صاحبہ کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اس کے بعد بہنوں نے اپنے اپنے حلقے کے لحاظ سے محترمہ چھوٹی آپا جان صاحبہ سے فرداً فرداً مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس اجلاس میں ۱۵ غیر از جماعت بہنوں نے بھی شرکت کی۔ وہ اجلاس کی کارروائی اور نظم و ضبط سے بہت متاثر ہوئیں اور انہوں نے بھی حضرت سیدہ صدر صاحبہ سے ملاقات کی اور مصافحہ کیا۔ بعدازاں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی مجلس عاملہ لجنہ فیصل آباد کی ممبرات اور غیر احمدی بہنوں نے بھی اس خورد و نوش میں شرکت کی۔ اس کے بعد صدر صاحبہ مرکزیہ اپنی معاونات کے ساتھ ربوہ واپس تشریف لے گئیں۔

اعانت الفضل

مکرمہ صفیہ شاہنواز صاحبہ نے ۱۰/- روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں نیز ایک مستحق کے نام مقامی طور پر ایک سال کے لئے الفضل جاری کروایا ہے وہ کہتی ہیں کہ "میری خوش دامن محترمہ حسین بی بی صاحبہ چک نمبر ۹ پنیار بیمار ہیں۔ تمام بہن بھائیوں سے التماس ہے کہ ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کریں نیز میرے بچوں کے سالانہ امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے بھی دعا کریں"۔

(مینیجر الفضل ۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ بنت رحیم بخش صاحب وصیت نمبر ۱۸۷۸۴ نے ربوہ سے وصیت کی تھی، موصیہ بعد میں ملتان چلی گئی اور وہاں رہائش اختیار کر لی۔ مگر اب موصیہ ملتان میں بھی نہیں ہے نظارت ہٰذا کو ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے از راہ کرم کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہٰذا کو مطلع کریں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم برکت اللہ صاحب محلہ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حافظ عنایت اللہ صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر ۲۰/۹ واقع محلہ دارالیمن ربوہ میں سے نصف رقبہ ۱۰ مرلہ مرحوم کے نام بطور عطیہ الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور میں سے مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ۔ ربوہ)

نیک آدمی کو سات پشت اور اولاد در اولاد اس کی نیکیوں کا پھل ملتا ہے۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قائدین کرام! ۴ تا ۱۱ مارچ ہفتۂ وصولی منائیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین خصوصی بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے مزید رپورٹوں کے مطابق مندرجہ ذیل افراد نے معاونین خصوصی تحریک جدید کی صف اوّل اور دوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

صف اوّل:۔ (۱۰۰ ڈالر کم از کم)

ہالینڈ:۔ (۱) مکرم عمران بدلو صاحب ہالینڈ۔ (۲) مکرم عبدالرحیم انور مرزا صاحب ہالینڈ۔ (۳) مکرم فہیم احمد دلفین تھالر صاحب ہالینڈ۔

صف دوم:۔ (۵۰ ڈالر کم از کم)

ہالینڈ:۔ (۱) مکرم مبشر احمد صاحب۔ (۲) مکرم لئیق احمد صاحب۔ (۳) مکرم چوہدری جلیل احمد صاحب (۴) مکرم فضل علی صاحب (۵) مکرم محمد شفیع بچتو صاحب (۶) مکرم نصیر احمد صدیق صاحب (۷) مکرم سہراب نتھو صاحب (۸) محبوب احمد اختر صاحب (۹) محترمہ منصورہ مرزا صاحبہ (۱۰) مکرمہ مسز خان درخوس صاحبہ (۱۱) مکرمہ مسز رؤوف بدلو صاحبہ

نائیجیریا:۔ (۱) مکرم الحاج علی آدیبا جو صاحب۔ (۲) مکرم اے۔ ڈبلیو ادارا بالوڈ صاحب۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزہ ہما اعجاز صاحبہ بنت بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اعجاز احمد صاحب کے نکاح کا اعلان عزیز رضوان رفعت ابن مکرم محمود رفعت صاحب سابق چیف انجینئر ہائی ویز پنجاب کے ہمراہ چالیس ہزار روپے حق مہر پر ۱۸ نومبر ۱۹۸۳ء کو مکرم بریگیڈیئر اعجاز احمد صاحب کی کوٹھی اے/۱۳۰ ولیٹریج ۱ راولپنڈی میں خاکسار نے کیا۔ تقریب نکاح میں اعلیٰ سول و فوجی افسران و احباب نے شرکت کی دولہا عزیز رضوان رفعت امریکہ میں ایم۔ بی۔ اے پاس کرنے کے بعد نیویارک میں ایک بنک میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ انہیں یہ سعادت حاصل ہے کہ ان کی پیدائش پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (رضی اللہ عنہا) نے ان کا نام رکھا اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ) نے ان کے کان میں اذان اور اقامت کہی اور ان کی ترقیات کے لئے دعائیں کیں۔ عزیز رضوان رفعت حضرت قاضی محمد حنیف صاحب کے پوتے ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب کے خاندان کے ہونہار سپوت اور ڈاکٹر قاضی عبدالوہاب صاحب (یکے از اصحاب حضرت اقدس) کے پڑپوتے ہیں۔

عزیزہ دلہن ہما اعجاز صاحبہ، مکرم ملک مظفر احمد صاحب (یکے از اصحاب حضرت اقدس) کی پوتی اور محترم قاضی عبدالحمید صاحب مرحوم کی نواسی ہیں قاضی عبدالحمید صاحب کئی سالوں تک "سن رائز" کے ایڈیٹر رہے اور بعد میں P.L.D. (PAKISTAN LEGAL DECISIONS) کے ایڈیٹر رہے۔

خاندان حضرت اقدس اور احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعثِ برکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(دین محمد شاہد۔ ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی
سابق مبلغ جزائر فجی)

لیٹ داخلہ

ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ اور الیکٹریشن ٹریڈز میں لیٹ داخلہ ۱۰ مارچ تک شروع رہے گا

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵، ۶، ۷ مارچ

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں۔

منیجر:۔ دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

کلیئرنس سیل

یکم مارچ تا ۳۱ مارچ

ہم نے

اپنی دوکان میں مندرجہ ذیل کپڑوں کی کلیئرنس سیل لگائی ہے آئرش لینن، کریپ لینن پرنٹ، گرم سوٹنگ، گرم چادریں، کٹ پیس سلکی و ریشمی اتا ۵ میٹر

اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں

خواجہ عبدالمومن
مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے حسب ذیل احباب نے بیوت الحمد منصوبہ کے لئے وعدے لکھوائے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہم اسکے بے شمار فضلوں کے وارث ہوں۔

محترمہ بجری حمید صاحبہ	۵۰۰ گلڈر	محترم عتبۃ النور فراغن صاحب	۷۵ گلڈر
" امۃ الحفیظ جمن بخش "	۵۰ "	محترم افتخار احمد جمن بخش صاحب	۳۵ "
محترم فہیم احمد صاحب	۱۰ "	" عمر ہاؤ برخشس صاحب	۱۰ "

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

دلوں کو گرما دینے والی مثالیں

وعدہ اڑھائی گنا کر دیا

مکرم برادرم میر محمود احمد صاحب ناصر امیر و مبلغ انچارج سپین نے اطلاع دی ہے کہ ان کی جماعت کے ایک دوست عبدالرزاق صاحب نے پہلے ۴۰۰۰ (چار ہزار) پسیتہ کا وعدہ تحریک جدید لکھوایا تھا مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا غیر معمولی تاثر لیتے ہوئے مزید ۶۰۰۰ (چھ ہزار) پسیتہ وعدہ لکھوایا ہے اور اس طرح ان کا کل وعدہ اب دس ہزار پسیتہ ہو گیا ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور مزید مقبول قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

فروری ۸۳ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ فروری ۸۳ء بعض ناگزیر حالات کے باعث لیٹ شائع ہوا۔ اور مورخہ ۲۶/۲/۸۳ کو ایجنٹ صاحبان کو اور مورخہ ۲۷/۲/۸۳ کو خریداران کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے۔ چونکہ ڈاک خانہ سے ڈاک ایک دن ہی پوسٹ نہیں ہو سکتا اور حسب گنجائش ڈاک خانہ والے بھجواتے رہتے ہیں۔ اس لئے ۱۵ مارچ ۸۳ء تک جن خریداران کو نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

آرکیٹیکٹس و انجینئرز کی خدمت میں التماس

۱۔ آپ کی ایسوسی ایشن کی جنرل باڈی کی میٹنگ منعقدہ ۲۶/۱۲/۸۲ میں بالاتفاق طے ہوا کہ رکنیت کا سالانہ چندہ کم از کم ۳۵/- روپے مقرر کیا جائے اور زائد کی کوئی حد نہیں۔ چنانچہ کئی دوستوں نے ۵۰ روپے اور ۱۰۰/- روپے ادا فرمایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ آپ بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ جن احباب نے ابھی تک کوائف نہیں بھجوائے جلد ارسال فرمائیں۔

۳۔ جن احباب نے ابھی تک ۱۹۸۲ء کا چندہ رکنیت ادا نہیں فرمایا جلد ادا فرمائیں۔

۴۔ ۱۹۸۳ء کا چندہ کم از کم ۳۵/- روپے یا اس سے زائد ادا فرمائیں۔

۵۔ جن احباب نے ابھی تک ممبری و رکنیت اختیار نہیں فرمائی وہ جلد قدم بڑھائیں۔

۶۔ چندہ اور کوائف فارم لوکل چیپٹر میں بھجوائیں۔ جہاں لوکل چیپٹر موجود نہیں براہ راست دفتر واقع دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

رعائتی سیل

خشک اور بہترین بالن ۱۸/- روپے فی من ایک ہفتہ کے لیے رعائتی سیل پر دستیاب ہے۔ لکڑی گھر پہنچانے کا انتظام بھی ہے اپنے آرڈر سے جلد مطلع فرمائیں۔

احسان پرویز اینڈ کمپنی محلہ دارالیمن نزد مسجد اسلام ربوہ